REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. - 61/57

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

جلد ۲۶

REGD NO P/GD.P-3

شمارہ ۳۳

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

اَخبارِ احمدیّہ

قادیان ۱۵ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۷ راگست ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۵ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال تاحال سفر حیدر آباد میں ہیں ایک اطلاع کے مطابق محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۲۳ راگست کو مرکزِ قادیان واپس تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے۔

رمضان المبارک ۹۷ھ ۔ ۱۸ ظہور ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۸ راگست ۱۹۷۷ء

قرآنی الفاظ میں ——— روزوں کے احکام

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کیلئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو) کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری) کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو) اور تاکہ تم تعداد کو پورا کرلو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی اور تاکہ تم اس کے شکر گذار بنو۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝"

اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (تو جواب دے کہ) میں (ان کے پاس ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

"وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ"

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری (اس) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے (اس کے بعد صبح سے) رات تک روزوں کی تکمیل کرو

"وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ؑ"

اور تم اپنے (بھائیوں کے) مال آپس میں (مل کر) جھوٹ (اور فریب) کے ذریعہ سے مت کھاؤ اور نہ ان (اموال) کو (اس غرض سے) حکام کی طرف کھینچ لے جاؤ تا تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔

(سورۃ بقرہ ع ۲۳ آیات نمبر ۱۸۴ تا ۱۸۹)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ ظہور ۱۳۵۶ ہش

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ

شعبان کا مہینہ گذر گیا اب رمضان شریف کا مقدس مہینہ اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ خدا کرے کہ گنتی کے یہ دن ہمارے لئے بہت سی برکتوں اور افضالِ الٰہیہ کے سمیٹنے اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے قرب میں آگے بڑھنے کا باعث اور ذریعہ ثابت ہوں۔ سورت بقرہ کے ۲۳ ویں رکوع میں اس بابرکت مہینہ کے احکام اور اس کی برکات کا نہایت درجہ جامع اور حسین ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی آیت ملاحظہ ہو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

اس آیتِ کریمہ میں جہاں روزوں کی جامع فلاسفی اور اُن کا عظیم مقصد تقویٰ حاصل ہو جانا بتایا ہے وہاں بڑے ہی لطیف پیرائے میں اسلامی روزوں کی تاریخ کو سابقہ مذاہب میں مروّج روزوں کی تاریخ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام سے پہلے آنے والے مذاہب میں بھی روزوں کی عبادت کے احکام تھے۔ چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نظر سے دنیا کے مشہور مذاہب کا مطالعہ کرتے ہیں تو اُن میں کسی نہ کسی شکل میں روزوں کی عبادت مل جاتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بمقابلہ دیگر مذاہب اسلامی روزوں کی مُدّت بھی لمبی ہے۔ یعنی پورا ایک مہینہ اور وہ بھی لگاتار بغیر کسی ایک دن کے ناغہ کے اسی طرح جو ہدایات اور احکام اسلامی روزے کے التزام میں دئے گئے ہیں اُن میں بھی غیر معمولی رنگ کی شدّت پائی جاتی ہے۔ مثلاً یہی دیکھ لیں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان رمضان شریف کا چاند دیکھ لینے کے بعد اگلی صبح سے اس طرح روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے کہ پو پھٹنے سے پہلے پہلے جو کچھ کھانا پینا ہے کھا پی لیں جونہی طلوع فجر ہو جائے ایک مسلمان کا روزہ شروع ہو گیا۔ پھر جب شام کو آفتاب کا غروب ہو تو روزہ ختم ہو گیا۔ اس عرصہ میں کھانے پینے کے علاوہ جنسی تعلقات سے بھی پرہیز رکھنی ہے اور دوسری ہر قسم کی لغویات چیت اور حرکات سے مجتنب رہنا ہے۔ گالی گلوچ، فحش گوئی، کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا، یہ سب باتیں روزہ دار کی شان کے منافی ہیں۔ حدیث شریف میں تو یہاں تک آیا ہے کہ اگر کوئی دوسرا کسی روزہ دار سے آمادۂ خصومت ہو تو روزہ دار کا فرض ہے کہ بڑی ملائمت سے جھگڑنے والے کو ٹال دے اور کہہ دے کہ بھائی! میں تو روزے سے ہوں اس لئے معاف کیجئے میں اُلجھنا نہیں چاہتا۔

ان منفی باتوں کے علاوہ بہت سی مثبت باتوں کا التزام بھی ایک روزہ دار کے لئے اسلامی شریعت نے لازمی قرار دیا ہے۔ مثلاً بکثرت ذکرِ الٰہی کیا جائے قرآنِ پاک کی تلاوت کی جائے، نوافل ادا کئے جائیں۔ صدقہ و خیرات دیا جائے بنی نوعِ انسان کی جس قدر ممکن ہو خدمت اور ہمدردی کا عملاً مظاہرہ کیا جائے

چونکہ اسلامی روزے کے التزام سے روزہ دار کو ذاتی طور پر بھوک پیاس اور کئی قسم کی دیگر پابندیوں کے سبب مختلف النوع تکالیف کا تجربہ ہو جاتا ہے اس لئے اسلام یہ چاہتا ہے کہ نہ صرف روزے کے دنوں میں ہی ہر مومن اپنے غریب بھائی کی مدد کرے اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے بلکہ چاہیئے کہ اس مہینہ میں حاصل کردہ یہ سبق باقی گیارہ مہینوں میں بھی یاد رکھے۔ جو آیتِ کریمہ اوپر درج کی گئی ہے اس کے آخری الفاظ میں روزہ رکھنے کی فلاسفی پر جامع رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے فرماتا ہے "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" یعنی اے مسلمانو! تم کو جو مہینہ بھر روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کی غرض و غایت یہ ہے تاکہ تم اپنے اندر تقویٰ اللہ پیدا کرو

تقویٰ کا لفظ وقایۃ سے نکلا ہے جس کے معنے بچاؤ کے ہیں یعنی تم اپنے تمام افعال و اعمال میں خداترسی سے کام لو اس کی ذات سے ڈرتے ہوئے اس کے محاسبہ کا دل میں خیال رکھتے ہوئے سب کام کرو۔ ایک مزدور کو جب اس بات کا خیال ہوتا ہے کہ میرا مالک میرے کام کو دیکھ رہا ہے اور وقت گزرنے پر میرے کام کا محاسبہ ہونے والا ہے تو اپنے فرضِ منصبی کے بجالانے میں کبھی بھی نہ تو غفلت کرتا ہے اور نہ ہی مالک کی منشاء کے خلاف کوئی حرکت کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اس کا نام تقویٰ ہے۔ جب ایک مومن اپنے اعمال خدا کو حاضر ناظر جان کر کرتا ہے تو گویا وہ خدا کی حفاظت میں آگیا اس نے خدا کو اپنے لئے ہر قسم کی اخلاقی اور روحانی کمزوریوں سے بچ جانے کا ذریعہ بنا لیا۔

تقویٰ اللہ کی اس تفصیل کو روزوں پر منطبق کرکے دیکھ لیں ابھی جو ہم نے ایک روزے دار کے لئے کھانے پینے، بولنے، معاملات کرنے اور ان باتوں میں ایک مخصوص انداز اختیار کرنے کی پابندیوں کا ذکر کیا ہے۔ تو اس سے قیاس کر لیں کہ اس قسم کی بیہودگیوں اور لغویات سے بچ جانے کے نتیجہ میں انسان اپنے معاشرہ کا اچھا رکن اور بہت سی خرابیوں سے بھی محفوظ رہا۔

یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان شریف کے آ جانے پر جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے تو اس میں بھی دراصل اسی نوع کے پاکیزہ اور تبتل الی اللہ والے اس ماحول کی طرف اشارہ ہے۔ جب کسی بھی مقام کی جماعتِ مومنین من حیث الجماعۃ روزوں کا اسلامی تعلیم کے عین مطابق التزام کرتی ہے۔ تو اس کے نتیجہ میں جو ماحول پیدا ہو جاتا ہے اس کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ گویا جنت کے دروازے کھل گئے۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہو گئے۔ اب نہ تو کسی سے کوئی بیہودہ حرکت ہوتی ہے اور نہ ہی شیطان کو ترکتہ میں آنے کا موقعہ ملتا ہے۔

رہا یہ سوال کہ رمضان شریف کے ایسے ہی برکت والے دنوں میں پھر بھی بعض لوگ بیہودگیاں کرتے ہیں لغو باتیں ان سے سرزد ہوتی ہیں۔ شیطانی کاروبار بند ہوتا کبھی نظر نہیں آیا تو یہ سب حضرت الانسان کی اپنی بے نصیبی اور بدبختی ہے کہ اسے ایسا وقت میسّر آیا اور بالخصوص مسلمان کہلاتے ہوئے اگر کوئی نہ تو روزے کا التزام کرتا ہے اور نہ ہی اس کے تقدس کا خیال رکھتا ہے، تو اس کا اسلام سے کیا تعلق؟ اگر وہ اپنا کچھ بھی تعلق اسلام سے رکھتا تو اس کا کردار ایسا نہ ہوتا اس نے اپنے عمل سے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اس لئے اس کے ایسے نمونہ کے سبب اسلام پر کسی طرح کا کوئی حرف نہیں آ سکتا۔

اسی رکوع میں آیت نمبر ۱۸۶ میں فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کے الفاظ کیسے پیارے ہیں کہ جو کوئی صحت و عافیت کے ساتھ مقیم ہونے کی حالت میں ہو تو اس کا فرض ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھے البتہ جو بیمار ہے یا اسے سفر پیش آ گیا ہے۔ تو وہ اتنے روزے دوسرے ایام میں رکھ کر گنتی پوری کر لے اسی طرح آیت ۱۸۷ میں روزے دار کے لئے قربِ خداوندی اور دعاؤں کی قبولیت کا جو وعدہ دیا گیا ہے وہ بھی بہت بڑی برکت ہے۔ رمضان شریف کی یہ برکتیں کوئی معمولی نہیں البتہ ان کے حصول کے لئے بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ لیکن جس صورت میں کہ خدا تعالےٰ نے اس آیتِ کریمہ میں اپنی ہستی کا ثبوت ہی یہ دیا ہے کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں وہ میری ذات پر پختہ ایمان اور یقین رکھتے ہوئے مجھ سے اپنی دعا کا جواب لینے کی کوشش تو کرے اور اس نسخے کو آزما کر تو دیکھے یقین ہے کہ ایک مومن بندہ جب صدقِ دل سے اور پورے استقلال اور قوتِ ایمانی کے ساتھ اس ہدایت پر عمل کرے گا۔ تو مجیب الدعوات خدا اس کے دامن مراد کو ضرور بھر دے گا۔ فرمایا اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ مجھ سے مانگو میں تم کو دوں گا۔ سچ ہے ؎

خدا سب نوں دیندا جو کوئی منگے ٭ کوئی بے نصیب ہوا جو اس در توں لنگے

پس اب جبکہ رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو کر جلد جلد گذر رہا ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہمیں روزوں کے التزام اور اس کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ ہماری سب عاجزانہ دعاؤں کو اپنی رحمت کے صدقے قبول فرمائے ہمیں ہمیشہ ہی ان راہوں پر چلتے چلے جانے کی توفیق دے جن سے وہ خوشنود ہو۔

آمین

خطبہ جمعہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا بہت خادمانہ اور بلند مقام کی حامل تھیں

آپ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے مفہوم اور اس کے تقاضوں کو سمجھنے والی بڑی ہی بے نفس اور مردوزن کیلئے ایک نمونہ تھیں

ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ اس نمونہ کی پیروی کرے اور بے لوث رنگ میں الٰہی احکام کی بجاآوری کی طرف توجہ دے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ زمر کی درج ذیل تین آیات کی تلاوت فرمائی:۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ہَادٍ ۚ وَ مَنْ یَّہْدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ۝ وَ لَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ؕ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ہَلْ ہُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ہَلْ ہُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ؕ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝

(الزمر آیت ۳۷ تا ۳۹)

اس کے بعد فرمایا:۔

قرآن عظیم کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں) کا مفہوم اور اس کے معنی بیان کئے۔ پچھلے ایک خطبہ میں میں نے بتایا تھا کہ یہ انگوٹھی جو میں نے پہنی ہوئی ہے اور جس کے اوپر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ لکھا ہوا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی ہے۔ آپؑ کے والد کی وفات پر آپؑ کو الہام ہوا تھا کہ

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

اُسی زمانہ میں جس پر ایک صدی سے زائد عرصہ گذر گیا ہے، آپؑ نے یہ نگینہ بنوایا۔ اور اس پر یہ عبارت لکھوائی اور یہ انگوٹھی تیار کروائی۔ اب یہ انگوٹھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت راشدہ احمدیہ کو دے دی ہے، بجائے اس کے کہ اسے اپنے خاندان میں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس الہام کے بعد میں نے ان گنت بار اللہ تعالیٰ کے نشان، جو اس وعدہ کو پورا کرنے والے تھے، اپنی زندگی میں دیکھے۔ جو وعدے اس فقرے کے اندر مضمر ہیں۔ ان آیات میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ میں تین مفہوم پائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ سوال ہے۔ سوال کے طور پر پوچھا گیا ہے کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ پھر بہت سے سوال ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں باوجود اس کے کہ فقرہ سوالیہ ہوتا ہے۔

ایک بنیادی حقیقت کا بیان

بھی ہوتا ہے۔ مثلاً روزمرّہ دنیا میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر کسی باپ کا بیٹا اس کا کہنا نہ مانتا ہو اور وہ اس کو اپنا حق، جو باپ کا بیٹے پر ہوتا ہے، یاد دلانا چاہے تو کہتا ہے کہ کیا میں تمہارا باپ نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ پوچھتا ہے کہ بتاؤ تم میرے بیٹے ہو یا نہیں۔ بلکہ مطلب حقیقت بیان کرنا ہوتا ہے۔ اور سوالیہ فقرے میں اس حقیقت کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس کی ہزاروں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ میں نے ایک موٹی سی مثال دے دی ہے تاکہ ہمارے بچے اور نوجوان بھی سمجھ لیں۔ تیسرے یہ فقرہ جواب کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہر سوال جواب کا مطالبہ کرتا ہے۔ چنانچہ جب پوچھا گیا ہے۔ تو مخاطب کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کافی تو ہے مگر کیا وہ بھی واقعی خدا تعالیٰ کو کافی سمجھتا ہے۔ اس تیسرے مفہوم کو لے کر یہ آیتیں آگے مضمون کو اٹھاتی ہیں۔

فرمایا کہ جب نوع انسانی سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں تو انسان دو گروہوں میں بٹ جاتے ہیں ایک وہ جو تسلیم کرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کی روح کی یہ آواز ہوتی ہے کہ

خدا ہی ہمارے لئے کافی ہے۔

کسی اور چیز کی ہمیں ضرورت نہیں۔ مولا بس۔ اور ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ کبھی وہ بتوں کی طرف جاتے ہیں، کبھی وہ مال و دولت سے مرعوب ہوتے ہیں اور کبھی وہ خدا کو بھول کر ایک ایسے شخص کی طرف جھکتے ہیں جس کا اپنے علاقہ میں بڑا اثر اور اقتدار ہو وغیرہ وغیرہ وہ لوگ غیر اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا عملاً یہ جواب دیتے ہیں کہ نہیں، محض اللہ ہمارے لئے کافی نہیں۔ بلکہ ماسوی اللہ کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک گروہ ایسا ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ مجھے ماسوی اللہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے اور اللہ ہی میرے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ یُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کافی نہیں سمجھتے وہ تجھے ماسوی اللہ سے ڈراتے ہیں، ان کا خوف پیدا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ بھی تعلق رکھو ورنہ تمہیں تکلیف ہوگی۔ ورنہ تمہیں نقصان پہنچے گا۔ ورنہ تمہیں پریشانی اُٹھانی پڑے گی۔ ان کے نزدیک محض اللہ کافی نہیں ہے۔ وہ خوف دلاتے ہیں ان کا جو اَلَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ہیں۔ مِنْ دُوْنِہٖ کے فقرے میں جو بت تراشے جاتے اور پوجے جاتے ہیں اور خدا کے شریک ٹھہرائے جاتے ہیں وہ بھی آجاتے ہیں اور اس کے اندر وہ بھی آجاتے ہیں جو خدا کے شریک تو نہیں ٹھہرائے جاتے لیکن ان کو

خدا کے علاوہ احتیاج پورا کرنے والا

سمجھا جاتا ہے اور انسان اپنے آپ کو ان کا محتاج سمجھتا ہے۔ وَ یُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ عملاً ایک ایسا گروہ ہے جو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے جواب میں — کہ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں — یہ

کہتے ہیں کہ ہاں۔ کافی نہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ خود اس بات پر عمل کرنے والے ہیں وہ دوسروں کو بھی ڈراتے ہیں اور دھمکاتے ہیں اور تلقین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صرف خدا نہیں بلکہ یہ چیزیں بھی ہیں کچھ ان کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ کہ وہ لوگ جو يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ کے مصداق ہیں وہ ضال ہیں، وہ صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں، اور دھتکارے ہوئے لوگ ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں دھتکارا جائے وہ ہدایت پر قائم نہیں ہوتا اور نہ اس صورت میں ایسے کوئی ہدایت پر قائم رکھ سکتا ہے یا یہ ثابت کر سکتا ہے کہ وہ صراطِ مستقیم کی طرف لے جانے والا اور صراطِ مستقیم پر اور ہدایت پر قائم ہے۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ اور وہ لوگ جو اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کے جواب میں ان ڈرانے والوں کے خوف سے ڈرتے نہیں بلکہ ان کا ایک ہی نعرہ ہوتا ہے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔

خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہدایت یافتہ

ہیں اور جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ہدایت یافتہ ہوں ساری دنیا انہیں کافر اور ضال کہتی رہے اور مضل بتاتی رہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ہدایت یافتہ ہے عقلاً بھی اور شریعت کی رُو سے بھی۔

پھر فرمایا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ یعنی محض یہ نہیں کہ انسانوں کا ایک گروہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں ہدایت سے دُور پڑ گیا۔ اور خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ضال اور مضل ہو گیا اور دوسرے گروہ کو خدا تعالیٰ نے ہدایت یافتہ قرار دیا۔ محض یہاں بات ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں جو گمراہ ٹھہرتے ہیں ان کو ان کی بداعمالیوں کا بدلہ ملتا ہے۔ اور جو ہدایت یافتہ ٹھہرتے ہیں ان کو ان کے اعمالِ صالحہ کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز بھی ہے اور ذی انتقام بھی ہے۔

عزیز کے معنے

ہیں اس طرح پر غالب کہ کوئی اس پر غالب نہ آسکے، اور اپنے چلانے والا لَا يُعْجِزُهٗ اَحَدٌ اس کو کوئی عاجز کرنے والا نہ ہو اس کو عزیز کہتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو میرے بندے بن جاتے ہیں اور مجھے ہی کافی سمجھتے ہیں۔ ان کو میں ثواب دیتا ہوں ان کو جزاء دیتا ہوں ان کے لئے میں نے جنتیں بنائی ہیں۔ اور جن کو میں گمراہ ٹھہراتا ہوں ان کو میں سزا دیتا ہوں کیونکہ میں ذی انتقام ہوں ان کی اصلاح کے لئے میرا غضب بھڑکتا ہے۔

پھر اگلی آیت میں عزیز اور ذی انتقام کی تشریح اور تفسیر آئی ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا اللہ ہے اور جو خالق ہے وہی مالک ہے اس نے جو کائنات جو عالمین اور ہر دو جہان پیدا کئے ہیں ان پر اس کی حکومت چلتی ہے۔ اس لئے وہی عزیز بھی ہو سکتا ہے اور وہی ذی انتقام بھی بن سکتا ہے۔ پس بتاؤ تو سہی کہ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ اگر اللہ ضرر پہنچانے کا ارادہ کرے تو هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ کیا وہ لوگ جو خالق نہیں اور جن کا حکم اس کائنات میں نہیں چلتا، جو مالک نہیں اور متصرف بالارادہ نہیں، جن کے احاطہ اقتدار میں کوئی چیز بھی نہیں تو کیا جب اللہ جو خالق اور مالک ہے۔ اور جس کے احاطہ اقتدار میں ہر چیز ہے۔ اگر کسی کو ضرر پہنچانا چاہے، اگر کسی کو سزا دینا چاہے، اگر کسی کو

بداعمالیوں کے نتیجہ

سے پکڑنا چاہے، اگر اس پر اپنا غضب بھڑکانا چاہے اور اپنے دستِ انتقام سے گرفت کرنا چاہے۔ تو یہ لوگ جن کو تم پکارتے ہو خدا تعالیٰ

کو عاجز کر دیں گے؟ اس کو جو عزیز بھی ہے اور ذی انتقام بھی ہے۔ وہ اس ضرر اور نقصان کو دور نہیں کر سکتے اور اگر وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ کے مصداق گروہ کے ساتھ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کا ارادہ کرے تو هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ کیا تم اس رحمت کو روک سکتے ہو۔

خدا تعالےٰ کی رحمت اس کے نیک بندوں پر نازل ہوتی ہے جس طرح کہ اس کا غضب اس کے بندوں کی اصلاح کے لئے آسمان سے اترتا ہے۔ اور ان کے لئے اس زندگی میں بڑی سخت جہنم پیدا کر دیتا ہے۔

رحمت کی بے شمار قسمیں

ہیں۔ کیونکہ ہماری زندگی کے بھی بے شمار پہلو ہیں۔ مثلاً علم اور فراست میں زیادتی ہے، نور کا حاصل ہونا ہے جس کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ نور تمہارے آگے آگے چلے گا۔ اور تمہاری راہنمائی کرے گا۔ اموال میں برکت ہے، اولاد میں برکت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے ماننے والے وہ برکتیں لیں گے جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کی ہیں جن گھروں میں وہ رہ رہے ہوں گے ان کو خدا تعالیٰ برکتوں سے معمور کر دے گا۔ اور جس چیز کو وہ ہاتھ لگائیں گے۔ وہ برکتوں والی ہو جائے گی۔ لیکن یہ ماننے والوں کے لئے ہے، ریاء اور تکبر جن کے اندر نہ ہو اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ پر عمل کرنے والے ہوں۔ مولا بس کے بعد تو پھر اپنا نفس بھی باقی نہیں رہتا۔ میں نے بتایا ہے کہ ... کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ میں جو چیز بھی شامل ہے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ اس کی نفی چاہتا ہے۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ جو ایک سوال بھی تھا۔ اور ایک حقیقت بھی تھی۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی دیا جو خدا تعالےٰ کے پاک بندے دیتے ہیں۔ جس کا آگے ابھی ذکر آتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان گنت دفعہ یہ الہام خدا نے میرے لئے پورا کیا۔ اور اس کو نشان بنایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ضرر پہنچانے والے پیدا ہوئے تو خدا تعالےٰ نے حسب وعدہ آیاتِ قرآنیہ اس ضرر کو دور کر دیا اور جہاں خدا تعالےٰ کی رحمتوں کی ضرورت تھی اس نے ہر قسم کی رحمت مہیا کر دی۔ ایک شعر ہے کہ رحمت کا نزول اس طرح ہے کہ ؎

تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

ہر لحظہ خدا تعالےٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام پر ایمان لا کر، قرآن کریم پر ایمان لا کر، اللہ تعالےٰ پر ایمان لا کر ـــ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اللہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس اللہ پر ایمان لا کر ـــ اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ میں جو سوال کیا گیا تھا۔ اس کا صحیح جواب دے کر ان نعمتوں کو حاصل کیا۔ ہر شخص جو اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کے مفہوم کو سمجھتا ہے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے وہ بھی اسی طرح شر سے بچایا جاتا ہے۔ اور رحمتوں کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کا تیسرا مفہوم یعنی یہ جو سوال ہے کہ کیا تمہارے لئے خدا کافی نہیں ہے اس کا جواب ان آیات کے آخر میں بیان ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ کہہ دے مجھے اللہ کافی ہے حَسْبِیَ اللّٰهُ کے معنی یہ ہیں کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ وہاں کہا تھا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کہ کیا اللہ کافی نہیں تو یہاں کہا کہ تو کہہ دے کہ حَسْبِیَ اللّٰهُ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ یہ اس کا جواب ہے۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ یعنی اللہ کافی ہے کہنا محض زبان کا کام نہیں بلکہ انسان کے وجود کا کام ہے۔ یہ جواب دینا کہ حَسْبِیَ اللّٰهُ یہ نہیں کہ زبان پر حَسْبِیَ اللّٰهُ ہو اور انسان غیر اللہ کی طرف جھک جائے اور ان سے تو تعلق رکھنے لگ جائے اور ان سے امیدیں باندھنے لگ جائے اور ان سے سہارا لینے لگ جائے اور کچھ خدا کو دے اور کچھ غیر اللہ کو دے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہے فرمایا ہے کہ اگر تم خدا کو دو گے اور تم غیر کو دو گے تو خدا کہے گا کہ جو مجھے دینا ہے وہ بھی تمہارے منہ پر مارا جاتا ہے لے جاؤ ایسے مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو انسان کی احتیاج نہیں۔ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ (فاطر آیت ۱۶)

ہم ہیں اللہ تعالیٰ کے محتاج

ہم فقیر ہیں اور محتاج ہیں اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہر رحمت سے حصہ عطا کرے۔ علیہ یتوکل المتوکلون یہاں الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کا جواب حسبی اللّٰہ کے بعد پھر اسی معنی میں دیا ہے کہ توکل کرنے والوں کے لئے ایک ہی دروازہ ہے، ایک ہی وجود ہے، ایک ہی ہستی ہے جس پر وہ توکل کر سکتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ باقی کسی پر توکل نہیں کر سکتے۔ انسان کی زندگی میں بہت سے تغیر آتے ہیں لیکن ایک مومن کی صدا اور اس کا اعلان یہی ہے کہ حسبی اللّٰہ میرے لئے اللہ کافی ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ ایک موقع پر جب ہم [illegible] تکلیفوں میں ڈالے گئے تھے تو ہمیں بڑا لطف آیا۔ اس وقت ایک شخص کو میں نے یہی کہا تھا کہ تم مجھ سے جو کوئی بات کرتے ہو یہی کہا کہ ہم تو بس میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ہمیں ہر تکلیف سے نجات دی

میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک

یہ ہے کہ بعض دفعہ ذہن میں کوئی مضمون آتا ہے۔ بعض دفعہ وقتی لحاظ سے ضرورت ہوتی ہے۔ اور میں اس پر خطبہ دیتا ہوں۔ بعض دفعہ ادارے مجھے توجہ دلاتے ہیں۔ کبھی انصار اللہ، کبھی خدام الاحمدیہ، کبھی تحریک جدید، کبھی وقف جدید کبھی صدر انجمن احمدیہ اور اسی طرح کبھی دوسرے ادارے وقف عارضی وغیرہ کے اس امر کے متعلق یاد دہانی کروا دیتے ہیں اور کبھی خود دماغ میں کوئی مضمون آتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بیان کر دوں۔ لیکن بسا اوقات خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ دستور ہے کہ، بڑا پیارا اور پیار کرنے والا رب ہے اور اکثر میرے خطبے ایسے ہیں کہ صبح جمعہ والے دن جب میں تلاوت کرتا ہوں تو تلاوت کرتے ہوئے میری آنکھ کو کوئی آیت قرآنی پکڑتی ہے۔ اور پھر مجھے آگے نہیں بڑھنے دیتی۔ پھر میں متوجہ ہو جاتا ہوں پھر میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا منشا یہی ہے کہ میں اس آیت پر خطبہ دوں۔ پھر میں سوچتا ہوں اور لغت دیکھتا ہوں، تیاری کرنی ہوتی ہے کیونکہ تفسیر کرنا بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اور سب سے بوجھل دن میں سمجھتا ہوں کہ سب خلفاء پر یہی آتا ہے۔ میرا تو یہی تجربہ ہے کہ جمعہ کا دن بڑا بوجھل دن ہے۔ اتنی ذمہ داری ہے جمعہ کا خطبہ دینا اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ

انسان استغفار کرتا ہے

بے حد استغفار کرتا ہے۔ اور دعائیں کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ پھر رحم کرتا ہے۔ پچھلے جمعہ کے دن میں تلاوت کر رہا تھا تو یہ آیتیں سامنے آگئیں۔ اور ان آیتوں نے میری آنکھ کو پکڑا اور مجبور کیا کہ میں ان پر غور کروں۔ پھر میں نے غور کیا اور مجھے بڑا لطف آیا کیونکہ ان میں اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی بڑی عجیب تفسیر بیان کی گئی ہے۔ درجہ بدرجہ اس مضمون کو خدا تعالیٰ نے آگے چلایا ہے اور پھر حسبی اللّٰہ علیہ یتوکل المتوکلون پر اسے ختم کیا ہے اس میں بہت حسین جوڑ ملائے ہیں۔ اور پھر تین دن کے بعد ہماری پھوپھی جان کی وفات ہو گئی تو میں نے سمجھا کہ خدا تعالیٰ نے اس وقت سے پہلے ہوشیار کر دیا تھا کہ جماعت احمدیہ بُت پرست نہیں ہے۔ قدردان ہے ناشکری نہیں بلکہ شکر گزار ہے۔ لیکن بُت پرست نہیں ہے۔ ہر الٰہی سلسلے کا ایک ہی مقام ہے اور اُمتِ مسلمہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھی یہی مقام ہے کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اور حسبی اللّٰہ کہ خدا ہی ہمارے لئے کافی ہے۔

بڑا عجیب بڑا بلند اور بڑا خادمانہ مقام تھا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ہماری پھوپھی کا بے حد دعائیں کرنے والی اور بڑی تسلی دینے والی تھیں۔ لوگ دعا کے لئے کثرت سے خط لکھتے تھے اور ان کے لئے باقاعدگی کے ساتھ دعائیں کرتی تھیں۔ اور ان کو تسلی دیتی تھیں۔ اور بالکل بے نفس تھیں۔ مجھے علم ہے کہ کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ان کا ہزارواں حصہ بھی سچی خوابیں نہیں دیکھیں اور ان کو ولی اللہ بننے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور انہوں نے ہزار گنا زیادہ سچی خوابیں دیکھیں لیکن کوئی خیال ہی نہیں یہ کوئی اپنا ہنر تو نہیں تھا۔ اگر خدا تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنی رحمت سے نوازتا اور اس سے پیار کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور

رؤیا اور کشوف کے ذریعے

اسی کو آئندہ ہونے والی باتوں کی اطلاع دیتا ہے تو یہ محض اس کا فضل ہے۔ آپ کو بڑے سچے رؤیا ہوتے تھے اور بچپن کے زمانہ سے ہی ہوتے تھے۔ میں نے جب (بعض) دوستوں سے آپ کی چند ایک خوابوں کا ذکر کیا تو میرا خیال تھا کہ شاید آپ کی یہ خوابیں (چھپی) نہیں ہیں۔ لیکن بعد میں پتہ لگا کہ چھپ گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عادت تھی کہ آپ سب کو کہتے تھے کہ دعائیں کرو جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع ملنی شروع ہوئی کہ آپ کے کوچ کا وقت قریب ہے۔ تو اس وقت بھی آپ کہتے تھے کہ خدا سے دعائیں کرو۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی عمر اس وقت کم و بیش دس گیارہ سال کی تھی۔ ان کو بھی کہا کہ دعائیں کرو تو آپ رضی نے بہت ہی واضح خواب دیکھی جو تعبیر طلب بھی تھی اور خود ان کو بھی پتہ نہیں لگا ہو گا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ چنانچہ ایک دن آپ رضی نے

خواب میں دیکھا

کہ آپ "چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں۔ اور میں ابوبکر ہوں"۔ آپ رضی نے یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی تو آپ نے کہا کہ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ اپنے رنگ میں پیار کے ساتھ حضرت ام المومنین رضی کو آپ نے اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ میرا وقت قریب ہے۔ حضرت ام المومنین رضی کا مقام تو بہت بلند تھا۔ اسی طرح ایک دن آپ نے خواب دیکھی "مولوی عبد الکریم صاحب دروازے کے پاس آئے۔ اور مجھے کہا۔ بی بی جاؤ ابا سے کہو کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کو بلاتے ہیں۔ میں اوپر گئی اور دیکھا کہ پلنگ پر بیٹھے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت تیزی سے لکھ رہے ہیں اور ایک خاص کیفیت آپ کے چہرہ پر ہے۔ پُر نور اور پُر جوش۔ میں نے کہا کہ ابا مولوی عبد الکریم کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں آپ نے لکھتے لکھتے نظر اٹھائی اور مجھے کہا کہ جاؤ کہو "یہ مضمون ختم ہوا اور میں آیا" (اس وقت آپ پیغام صلح لکھ رہے تھے) غرض اس قسم کی بڑی روشن خوابیں دیکھنے والی تھیں۔ اور بالکل بے نفس تھیں اس واسطے کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا جو مقام ہے اس میں نفس باقی نہیں رہتا۔ اور اگر نفس کا کوئی مقام باقی رہے تو الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ باقی نہیں رہتا۔ اسی واسطے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

ہے کہ ساری تدابیر کرکے اور انتہائی تدابیر کرکے سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اور سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرکے سمجھو کہ ہم نے کوئی قربانی نہیں دی جب تک دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرکے تدبیر کو باثمر نہ بنایا جا سکے اس وقت تک تدبیر لایعنی ہے اور جب تک

(باقی صفحہ ۶ کالم ۱ دیکھئے)

۱؎ سیرت المہدی جلد سوم صفحہ ۳۷ و تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۳۱۔

۲؎ مندرجہ مکتوب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا۔ بنام مؤلف تاریخ احمدیت بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۶۰۷ و صفحہ ۶۰۸۔

روزوں کے مسائل

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن روزہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے جو دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو دیکھے۔ اسے چاہیئے کہ وہ روزے رکھے۔

حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عظمت یوں بیان فرمائی ہے کہ الصیام لی وانا اجزی بہٖ۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ ہوں گویا باقی اعمال کا بدلہ مختلف انعامات سے دیا جاتا ہے مگر روزہ کی یہ خصوصیت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ بن جاتا ہے اور جس کو خدا مل جائے اس کو کسی انعام کی ضرورت نہیں رہتی۔

روزہ رمضان شریف کی رؤیت ہلال سے شروع ہوتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غُمَّ علیکم فاقدروا لہٗ

(بخاری کتاب الصوم)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کا چاند نہ دیکھو تب تک روزہ مت رکھو اور شوال کا چاند دیکھے بغیر روزہ مت کھولو اور اگر ہلال (آسمان غبار آلود یا ابر آلود ہونے کی وجہ سے) مشتبہ ہو تو تیس دن مکمل کرو مطلب یہ ہے کہ اگر بادل ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کریں تو رمضان شروع ہو جاتا ہے اور رمضان شریف کے بعد اگر شوال کا چاند دیکھنے کے لئے مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے تیس دن پورے کریں۔

روزے کی کیفیت اس کی جامع تعریف سے معلوم ہو سکتی چنانچہ روزہ کی تعریف یہ ہے کہ الصوم هو الامساك عن الأكل والشرب والجماع نهارًا مع النية یعنی روزہ کا مطلب یہ ہے کہ دن کے وقت نیت کے ساتھ اپنے تئیں کھانے پینے اور جماع سے روکنا البتہ بھول اور نسیان مرفوع القلم ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی روزہ دار بھول کر کھا لے اور پی لے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ روزہ مکمل کرے کیونکہ صرف اللہ نے اس کو کھلایا اور پلایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ بھول اور نسیان سے کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ نسیان میں غلطی شامل نہیں ہے غلطی … اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی روزہ دار بھول کر … اگر وہ یہ خیال کرے کہ میرا روزہ بھول کر کھانے سے ٹوٹ گیا ہے اس لئے اب میں سیر ہو کر کھا لوں اور پی لوں تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا یہی حال اس شخص کا ہے جو غلطی سے روزہ کھول دے۔ مثلاً یہ سمجھے کہ شام ہوگئی ہے حالانکہ ابھی شام نہیں ہوئی تھی یا مثلاً سحری کے وقت کھانا کھاتا رہا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی۔ مگر صبح ہو چکی تھی تو ایسے شخص پر ایک دن کا روزہ ادا ہے۔

چونکہ روزہ اصلاح نفس اور تزکیہ قلب کے لئے ہے اس لئے روزہ دار کو ہر قسم کی لغویات سے مجتنب رہنا چاہیئے۔ چنانچہ بخاری کتاب الصوم میں یہ حدیث ہے کہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ کوئی اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص روزہ کے مغز اور اس کی حقیقت کو چھوڑ کر محض قشر اور چھلکا پر قناعت کرتا ہے وہ روزہ کی روحِ رواں سے سراسر غافل اور بے خبر ہے نتیجہ کے طور پر وہ اس کے فیوض اور برکات سے محروم رہ جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ فلا یرفث ولا یجہل وان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین

(بخاری)

یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ بطور سپر کے ہے اس میں نہ تو ناپسندیدہ بات کی جائے اور نہ جہالت کی جائے اور اگر کوئی آدمی لڑائی کرے یا گالی دے تو دو مرتبہ یہ جواب دیا جائے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہے۔ اس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ روزے کے غیر معمولی برکات اور روحانی فیوض سے مستفیض ہونے کے لئے جہاں اس کے مثبت پہلو یعنی روزہ رکھنا ضروری ہے وہاں پر اس کے منفی پہلو یعنی منہیات سے اجتناب بھی لازم ہے تاکہ دونوں کے اشتراک سے حقیقی روزہ حاصل ہو یعنی تقویٰ جو روزہ کی غایت اولیٰ ہے جس کا ذکر لعلکم تتقون میں ہے۔

قرآن شریف کی نص صریح سے ہر شخص پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے۔ البتہ جو مسافر یا بیمار ہو تو وہ ان دنوں میں روزہ نہ رکھ سکتا ہے اور اگر کوئی شخص دائم المریض ہو یا بہت بوڑھا ہو یا حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت ہو تو … ایک مسکین کا کھانا فدیہ کے طور پر ادا کریں آیۃ قرآنی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین سے یہی مفہوم پایا جاتا ہے۔ اگرچہ شریعت نے بیماری اور سفر کے لئے کوئی معین حد مقرر نہیں کی تاہم شریعت کے منشاء کو ملحوظ رکھنے سے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیماری اور مرض کی حد یہ ہے کہ جس کے باعث روزہ رکھنے میں تکلیف ہو یا کوئی ایسی تکلیف ہو جس سے سارا جسم بیقرار ہو جاتا ہے جیسے بخار یا آنکھ کا درد۔ اگر کسی دن کی مسافت کے سفر سے مشقت نہ ہو تو ایسے شخص کو روزہ رکھنا چاہیئے۔

روزہ کی حالت میں مندرجہ ذیل امور جائز ہیں اور روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ نہانا۔ بدن پر تیل لگانا۔ ایسی دوا کا … لگانا۔ سرمہ لگانا۔ خوشبو سونگھنا۔ …

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ اس وقت تک اچھی حالت میں رہیں گے جب تک روزہ کے کھولنے یعنی افطار کے وقت جلدی کریں گے اور سحری کے کھانے میں دیر کریں گے یعنی فجر کے طلوع ہونے سے پہلے قریب تک بند کریں گے اور سحری کا کھانا بابرکت کھانا ہے اس کو ضرور کھانا چاہیئے۔ اگر کسی شخص کی بیداری نہ ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ اس کو روزہ رکھ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں کے مطابق یہ بابرکت مہینہ گذارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بقیہ خطبہ جمعہ:

دعا کیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کر سکیں اپنے اعمال کو مقبول بنا سکیں۔ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ ان کو قبول بھی کر لے (اصل تو یہی چیز ہے) اس وقت تک ان پر کوئی ثمرہ مترتب نہیں ہوتا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ایک نمونہ تھیں مرد و زن کے لئے اور بڑا اچھا نمونہ تھیں ہم خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے ہیں ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس نمونہ کے پیچھے چلے اور اپنی زندگیوں میں خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی طرف توجہ دے اور خدا کی مخلوق کی خدمت میں لگا رہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور نے فرمایا:۔

"ابھی بڑی کمزوری چل رہی ہے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔" بدر الفضل

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

کی

حیدرآباد و یادگیر میں دینی مصروفیات

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ ان دنوں حیدرآباد، یادگیر اور مضافات کی جماعتوں کے سفر پر ہیں اس سلسلہ میں مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغین سلسلہ کی طرف سے آنمحترم کی دینی مصروفیات کے بارہ میں جو تفصیلی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں حسب گنجائش ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ حیدرآباد میں چند روز قیام فرمانے کے بعد ۲۸ جولائی کو یادگیر تشریف لے گئے جہاں پر مقامی جماعت نے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اگلے روز ۲۹ جولائی کو آنمحترم نے اسی جگہ نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا۔ اسی روز سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلسہ میں بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے بصیرت افروز خطبہ فرمایا۔

استقبالیہ تقریب

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ استقبالیہ کا انعقاد ہوا۔ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے اپنے اور احباب جماعت کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد سے اپنی دلی محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اور سلسلہ کی نمایاں خدمات پر مامور ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے ان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی دُعا دی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جوابی تقریر میں سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کی اور احباب کو اپنے طور پر بڑھ چڑھ کر دینی خدمت میں حصہ لینے اور اعمال صالحہ بجا لاتے رہنے کی تلقین کی۔ تقریب استقبالیہ کے بعد ٹی پارٹی ہوئی اسی موقعہ پر دو غیر از جماعت تعلیم یافتہ نوجوان شیخ نہال حسین صاحب ایم اے اور ذوالفقار صاحب سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔

دیودرگ میں

یکم اگست کو محترم صاحبزادہ صاحب دیودرگ تشریف لے گئے۔ یہاں بھی احباب نے اپنے خلوص اور محبت کا اظہار کیا محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو فریضہ تبلیغ بجا لانے اور تعلقات استوار رکھنے کی تلقین کی اس موقعہ پر آپ نے مقامی مسجد کی تعمیر کے بارہ میں بھی بعض قیمتی مشورے دیئے اور دعا بھی فرمائیں اس موقعہ پر بھی ایک زیر تبلیغ غیر از جماعت نوجوان سے محترم صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کرائی گئی۔ آپ نے شفقت سے ان کے حالات دریافت کئے اور ان کے حق میں بھی دُعا فرمائی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے مستورات کے اجتماع میں تشریف لے جا کر ان کے حق میں بھی دُعا فرمائی۔

تیماپور میں

دیودرگ سے قافلہ تیماپور پہنچا یہاں کے احباب نے بھی استقبالیہ تقریب میں اپنے مثالی خلوص اور محبت کا اظہار کیا اور محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں انہیں بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی دوپہر کا کھانا محترم محمود احمد صاحب شندرگ صدر جماعت احمدیہ تیماپور کے ہاں کھایا۔ تب قافلہ یادگیر کے لئے روانہ ہوا۔

بیعت اور اعلان نکاح

یادگیر میں قیام کے دوران ایک خاتون نے بیعت کی اللہ تعالیٰ استقامت بخشے ۲/ جولائی ۲۱ کو نماز ظہر و عصر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے عزیزہ نسیم بیگم صاحبہ بنت مکرم غلام محبوب صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم عبد الرزاق صاحب ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب احمد حق مہر ۹/۱ ہزار روپے مسجد احمدیہ یادگیر میں فرمایا اللہ مبارک کرے۔

حسب پروگرام محترم صاحبزادہ صاحب نے ۳۱ جولائی کو چنتہ کنٹہ تشریف لے جانا تھا چنانچہ جونہی آپ کی کار چنتہ کنٹہ کی سرزمین میں داخل ہوئی افراد جماعت نے پُرجوش نعروں سے حضرت صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا آپ کی گلپوشی کی گئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کر کے جملہ احباب جماعت نہایت درجہ مسرور تھے استقبال کے معاً بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی کوٹھی جو آپ نے نئی تعمیر کرائی ہے پُرسوز دعاؤں سے افتتاح فرمایا اور اسی خوشی میں محترم سیٹھ صاحب نے یکم اگست کو وسیع پیمانہ پر دعوت کا انتظام فرمایا۔ جس میں چنتہ کنٹہ کے مسلم و غیر مسلم افراد کو دعوت طعام دی اسی روز تین بجے کے قریب سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت یادگیر کی قیادت میں ۳۰ افراد مرد و زن حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملنے کے لئے یادگیر سے تشریف لائے۔ جو کچھ وقت قیام کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا تھا جس میں غیر مسلم اور غیر احمدیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جماعت نے سپاسنامہ پیش کیا اس کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے بصیرت افروز خطاب فرمایا چونکہ غیر مسلم افراد کافی تعداد میں شریک تھے اس لئے آپ نے قرآنی تعلیم کی رُو سے اسلام کی برتری کو ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ تمام نبیوں کی عزت کریں خواہ وہ زمین کے کسی خطہ میں آئے ہوں اور ہمیں حکم ہے کہ تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لائیں۔ آج اگر سب لوگ اس تعلیم کو مان لیں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے نیز آپ نے فرمایا کہ اسلام کی اس تعلیم کے تحت ہم کرشن اور رام کو بھی خدا کا برگزیدہ یقین کرتے ہوئے آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایمان افروز خطاب پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ جو خاص توجہ سے سنا گیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد حاضر الوقت غیر مسلم دوستوں سے حضرت صاحبزادہ صاحب نے ملاقات فرمائی۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

بتاریخ ۲ اگست حضرت صاحبزادہ صاحب چنتہ کنٹہ سے حیدرآباد روانہ ہوئے راستہ میں دڈمال کی جماعت نے مسجد میں گروپ فوٹو لینے کی خواہش کی جس کو آنمحترم نے قبول فرمایا اس کے بعد یہ قافلہ جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ چنتہ کنٹہ سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد اور پندرہ افراد کاروں میں تھے محبوب نگر کی طرف روانہ ہوا۔ محبوب نگر سے ۲ میل دُور منظور احمد صاحب ابن مکرم معین الدین صاحب انسپکٹر پولیس موٹر سائیکل پر حضرت صاحبزادہ صاحب کو لینے کی غرض سے آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ یہ قافلہ محبوب نگر سٹی چوک میں مکرم منصور احمد صاحب و منظور احمد صاحب کی دکان پر ٹھہرا۔ جہاں جماعت احمدیہ محبوب نگر کے کثیر افراد موجود تھے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ گروپ فوٹو لئے۔ کافی اور مٹھائی سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ آنے ہوئے خدام و انصار کی تواضع کی۔ حضرت بیگم صاحبہ اور صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد مکرم معین الدین صاحب کے گھر تشریف لے گئے ایک گھنٹہ مختصر قیام کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب جڑچرلہ کے لئے روانہ ہوئے وہاں آپ کے قیام و طعام کا انتظام مکرم سید افتخار حسین صاحب ابن مکرم سیٹھ سید عمر صاحب کاچی گوڑہ نے ڈاک بنگلہ میں کیا ہوا تھا جہاں صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے جڑچرلہ کے تمام افراد جماعت اور حیدرآباد سے آئے ہوئے بعض افراد جماعت جمع تھے دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد شام ۵ بجے حضرت صاحبزادہ صاحب نے بون فیکٹری جو Oriental Enterprise کے نام سے مکرم سید افتخار حسین صاحب اور مکرم محمد صادق صاحب نے لگائی ہے۔ فیکٹری کی بلڈنگ کا افتتاح فرمایا۔ اور طویل اور پُرسوز دعا فرمائی۔ اس کے بعد

باقی صفحہ پر

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء

آخری قسط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اپنوں اور غیروں کی نظر میں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تبشیری پیشگوئیاں!

اب میں اپنے مضمون کے دوسرے حصہ کو لیتا ہوں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایسی پیش خبریوں کا ذکر کرتا ہوں جن کا تبشیری رنگ میں حضور کی اپنی جماعت اور اس کی عظیم الشان ترقیات سے تعلق ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنے سلسلہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کے متعلق پیشگوئی ہے۔

کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہٖ

یعنی پہلے ایک بیج ہوگا کہ جو اپنا سبزہ نکالے گا۔ پھر موٹا ہوگا پھر اپنی شاخوں پر قائم ہوگا۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی جو اس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اور اس کے نشوونما کے بارے میں آج سے ۲۵ برس پہلے کی گئی تھی۔ ایسے وقت میں کہ نہ اس وقت جماعت تھی نہ کسی کو مجھ سے تعلق بیعت تھا بلکہ کوئی ان میں سے میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے یہ جماعت پیدا کر دی جو اب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا پھر میں ایک مدت تک مخفی رہا۔ پھر میرا ظہور ہوا۔ اور بہت سی شاخوں نے میرے ساتھ تعلق پکڑا سو یہ پیشگوئی محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پوری ہوئی۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۲۹)

(اس پیشگوئی کا ہم ایک اور زاویۂ نگاہ سے تجزیہ کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی ترقی کے لئے چار ادوار یعنی چار منازل بیان فرمائے ہیں

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام جری اللہ فی حُلل الانبیاء رکھا ہے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اس شجرۂ طیبہ کی ان مذکورہ چار منازل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلام کی روشنی میں ہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چار ادوار میں تقسیم کرتے ہیں:-

۱- دورِ آدم
۲- موسوی دور
۳- یعقوبی دور
۴- ابراہیمی دور

اب آئیے ان چار منازل یا ادوار کی رُو سے جماعت احمدیہ کی ترقی کا جائزہ لیں اس میں سب سے پہلا دور آدمی دور ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام الہاماً آدم رکھا جیسا کہ فرمایا

اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ لِیُقِیْمَ الشَّرِیْعَۃَ وَیُحْیِی الدِّیْنَ — یعنی فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ دنیا میں اپنا ایک جانشین پیدا کروں سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ یہ آدم شریعتِ محمدیہ کو قائم کریگا۔ اور دینِ اسلام کو زندہ کرے گا۔

(تذکرہ ص ۳۹۰)

یہ دور جماعت احمدیہ کا ابتدائی دور ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو وہ تخم بویا گیا۔ (اور یہ شجرہ طیبہ کے پہلے دور اخرج شطأہ کی طرف یعنی کونپل نکلنے کی طرف اشارہ ہے۔) اس کے بعد ایک اور دور آتا ہے جو موسوی دور کہلاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موسیٰ قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسیٰ یعنی تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰ کے زمانہ کی طرح ہوگا۔"

اس ضمن میں حضرت اقدس علیہ السلام کا ایک بڑا قابلِ ذکر کشف ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے گاڑیوں۔ رتھوں وغیرہ کے ہیں اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا کہ کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔ اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور میری زبان پر یہی الفاظ جاری تھے"

(تذکرہ ص ۴۶۹)

اس کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل سمیت ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلیفہ کو اپنی جماعت کو ساتھ لے کر ہجرت کرنی پڑے گی اور جس طرح حضرت موسیٰ کو نیل ندی عبور کرنی پڑی تھی۔ اسی طرح اس جماعت کو بھی ایک ندی عبور کرنی پڑے گی۔ اس ہجرت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام "داغِ ہجرت" بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں بعینہٖ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ یعنی جماعت کو یہاں سے ایک ندی یعنی راوی کو عبور کرتے ہوئے ہجرت کرنی پڑی تھی۔

جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی کے ساتھ اس دور کا بھی گہرا اور مضبوط تعلق ہے۔ (اور اس موسوی دور کو شجرہ طیبہ کے دوسرے دور یعنی فآزرہ کی طرف مشابہ ہے)

اس کے بعد ایک اور دور یعقوبی دور ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یعقوب قرار دیتے ہوئے الہاماً فرمایا ہے۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ یعنی اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹلانے لگو تو میں خبر دیتا ہوں کہ مجھے یقیناً یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔

(تذکرہ ص ۵۲۴)

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں ؎

باغ میں ملت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(درثمین)

چنانچہ جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسفؑ جیسے فرزند عطا فرمایا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مصلح موعودؓ جیسا جلیل القدر اور عظیم المرتبت فرزند عطا فرمایا جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی شہرت اکناف دنیا عالم میں پھیل گئی ہے۔ عالم اسلام میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ گویا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی سے شروع ہوا۔ جو آپ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں فرمائی تھی۔ اور اس پیشگوئی میں جو جو علامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے اس موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں وہ سب کی سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ذاتِ اقدس میں نہایت شاندار رنگ میں پوری ہوئیں۔ اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

اسی ضمن میں ایک اور پیشگوئی کا ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر ایک جلیل القدر نافلہ یعنی پوتے کی بشارت دی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے

"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ"

یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت

دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

اس الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"ممکن ہے کہ اس کی تعبیر یہ ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا یہ بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو"

(تذکرہ ص۶۰۰ وص۵۹۹)

چنانچہ یہ بشارت سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ عمرہ کی ذات اقدس کے ذریعہ نہایت شاندار رنگ میں پوری ہوئی اب جماعت احمدیہ آپ کی مبارک قیادت میں ترقی کے منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی کے تیسرے دور یعنی یعقوبی دور کے متعلق ذکر کر رہا تھا۔ گویا کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا بہت گہرا تعلق حضرت مصلح موعود کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔ (اس تیسرے دور کا تعلق اس شجرۂ طیبہ کے تیسرے دور فاستغلظ کے ساتھ ہے) اس شجرۂ طیبہ کے چوتھے اور آخری دور فاستویٰ علیٰ سوقہ کا ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابراہیمی دور قرار دیا ہے جیساکہ فرمایا ؎

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیمی قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے

انا اخرجنا لك زروعًا یا ابراھیم۔

(اربعین نمبر۳ ص۲)

اے ابراہیم ہم نے تیرے لئے بہت ساری زروع یعنی کھیتیاں اگائی ہیں۔ یہ دور جماعت احمدیہ کی انتہائی ترقی اور عروج کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ گویا کہ جماعت احمدیہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھنے والی ہے اور اس ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

جیساکہ دنیا جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ مختلف ابتلاؤں اور آزمائشوں کی گھاٹی میں سے گذر کر ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے جس کے نتیجہ میں اسے عالمگیر وسعت حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں پاکستان میں "جماعت اسلامی" کے زیر عنوان شائع شدہ کتابچہ میں اس کے مصنف علامہ ارشد القادری (شائع کردہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی) ایک جگہ جماعت اسلامی کا تبلیغی جائزہ لیتے ہوئے جملہ معترضہ کے طور پر جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یورپ ایشیا اور افریقہ کے جن ملکوں میں قادیانی جماعت نے اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہیں جن کے ذریعہ منظم طریقے سے بنام اسلام اپنے مذہب کا پیغام انتہا دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔ کام کی وسعت کا اندازہ لگانے کے لئے صرف ان ملکوں کے نام پڑھئے۔ انگلینڈ، امریکہ ماریشس، افریقہ، ویسٹ افریقہ ہنگری نائیجیریا۔ انڈونیشیا۔ ملایا، سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ ایران۔ فلسطین۔ فرانس۔ پولینڈ۔ جرمن۔ سیلون۔ بورنیو۔ برما۔ شام لبنان۔ مسقط۔ الجائیر۔ اٹلی

قادیانی جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں اور دائرۂ عمل کی وسعتوں کا اندازہ لگانے کے لئے صرف اتنا معلوم کرنا کافی ہوگا کہ دنیا کی چودہ (۱۴) زبانوں میں انہوں نے قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں ان کی فہرست ملاحظہ ہو۔ انگلش ڈچ۔ جرمن سواحیلی۔ ہندی پنجابی ملائی۔ فینٹی۔ انڈونیشین۔ لوگنڈین فرانسیسی۔ پرتگیزی۔ ہسپانوی اٹالین۔

دنیا کی مختلف زبانوں میں قادیانی جماعت کے تبلیغی اخبارات ورسائل۔ شب وروز سرگرم عمل ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں قادیانی جماعت نے مساجد کی تعمیر کی ہے۔ جنہیں وہ تبلیغی مراکز کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں قادیانی جماعت نے اپنی مذہبی درسگاہیں قائم کی ہیں"

جماعت اسلامی مصنفہ مولانا ارشد القادری ص۹۴-۹۸)

احباب کرام اس کو کہتے ہیں الفضل ما شھدت بہ الاعداء

یعنی فضیلت وہ ہے جس کی شہادت اور جس کا اقرار خود دشمن اور مخالف کریں۔

(۴) دنیا میں رونما ہونے والی ایک تیسری عالمگیر جنگ اور اس کے بعد جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی عظیم الشان اور عالمگیر کامیابی کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اوّل الحشر ہوگا۔ اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائیگی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کریگی۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔ اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ (صاحبزادہ صاحب!) اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہونگے"۔

(تذکرہ ایڈیشن دوم ص۷۹۵)

اس پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے کہ عالمگیر جنگ کا تعلق ملک شام سے ہے گویا عرب اسرائیل کی جنگ ہی بالآخر عالمگیر لڑائی کا پیش خیمہ بن جائے گی۔ اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کی عالمگیر کامیابی کا تکمیل ہوگی۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے ۱۹۶۷ء کو ایک انتباہ یورپین اقوام کو بالخصوص اور دیگر اقوام کو بالعموم لندن کے Wandsworth Town Hall میں فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پیشگوئی میں یہ بشارت دی تھی کہ

اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے"

چنانچہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق آپ وہ موعود لڑکے ہیں جن کی بشارت پوتے کے طور پر آپ کو دی گئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی میں جس عالمگیر جنگ کے واقعات کا مرکز شام کو بتلایا گیا تھا۔ جس موعود لڑکے کا ذکر ہے وہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہیں۔

اس موقعہ پر نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ آپ نے اپنی تصنیف حجج الکرامہ مطبوعہ ۱۸۷۴ء کے ص۲۲۷ میں بعض قدیم بزرگوں کے یہ پُر اسرار شعر درج کئے ہیں۔ ؎

المسجد الاقصیٰ لہ عادۃ

اذا غدا بالکفر مستوطنا

ان یبعث اللہ لہ ناصرًا

فناصرٌ طھّرہ اوّلًا

وناصرٌ طھّرہ آخرًا

مسجد اقصیٰ کی یہ عادت ہے جو اس پر جاری اور مستولی ہے اور اب وہ مشہور عام بات ہے کہ جب وہ کفر کا وطن بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ناصر مبعوث کرتا ہے۔ ایک ناصر نے اسے پہلے صاف کیا تھا اور ایک ناصر اسے آخری دور میں پاک کرے گا"

گویا کہ مسجد اقصیٰ کو پھر دوبارہ سے پاک کرنے کا تعلق یہاں ایک ناصر سے بیان کیا گیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملک شام مرکز ہو کر ہونے والے واقعات کا تعلق اپنے موعود لڑکے (یعنی پوتے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب) کے ساتھ فرما دیا ہے۔ حضرت مصلح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے۔ اور بادشاہ ہوں گے اور لازمًا اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو U.N.O کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دیگا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لاکر مسلمانوں کو بسائیں۔ ... سو خدا تعالیٰ کے عباد الصالحون محمد رسول اللہ صلعم کی اُمت کے لوگ لازمًا اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ تو خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے جو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے"

(تفسیر کبیر الانبیاء ص۵۸۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ جون ۱۹۷۰ء مطابق ۱۲ احسان ۱۳۴۹ ہش میں ایک خطبہ میں یہ بشارت اپنی جماعت کو دی کہ

"میری طبیعت پر اثر ہے اور میرے دل پر بڑی شدت سے

یہ بات ڈالی گئی ہے کہ آئندہ ۲۳ سال یا ۲۵ سال احمدیت کے لئے بڑے اہم ہیں.... اگلے ۲۳ سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہونے والا ہے یا دنیا ہلاک ہو جائے گی یا اپنے رب کو پہچان لے گی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے میرا کام دنیا کو انذار کرنا ہے اور وہ میں کرتا چلا آرہا ہوں۔ آپ کا کام انذار کرنا اور میرے ساتھ مل کر دعائیں کرنا ہے تا یہ دنیا اپنے رب کو پہچان لے اور تباہی سے محفوظ ہو جائے۔"

(بدر ۷۰-۷-۳)

اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں پچھلے سال خطبہ جمعہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"پچھلے ۸۰ سال میں ہم نے بے شمار بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے اس لئے ہر احمدی کا دل اس یقین سے لبریز ہونا چاہیئے کہ وہ تمام بشارتیں جو ہمیں دی گئی ہیں۔ وہ اپنے اپنے وقت پر ضرور پوری ہونگی اور اسلام بہر حال دنیا میں غالب آئے گا۔ ان کے پورا ہونے میں شک کا سوال ہی نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اسلام اس زمانہ میں اپنے نور، اپنے دلائل اپنے نشانوں کے ذریعہ پیار اور محبت کے ساتھ بنی نوع انسان کے دل جیت لے گا۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا دنیا کا کوئی منصوبہ کوئی دکھ اور کوئی مصیبت ہمیں یقین کے اس مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔

(بدر ۲۷ر نومبر ۷۵ء)

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک جلیل القدر پیشگوئی آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی اور نور کے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

تذکرہ صفحہ ۵۹۷

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کا عالمگیر غلبہ دیکھنا نصیب کرے

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بدر اخبار کے ذریعہ بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کر دیں تا کہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر
THE EDITOR TAGORE	۱۹۴۸	مکرم سید وزارت حسین صاحب	۱۰۲۴
مکرم رحمت اللہ صاحب غوری	۱۹۴۹	" سید فیروز الدین صاحب	۱۰۹۱
" نبی نور صاحب	۱۹۵۰	" محمد اسماعیل صاحب	۱۱۹۴
" وسیم احمد صاحب	۱۹۷۹	" جے۔ ایس راز صاحب	۱۲۰۸
والدہ ڈاکٹر ایف۔ حسن صاحب	۲۰۵۶	" حمید احمد صاحب	۱۲۳۴
مسز طاہر	۲۰۹۶	برمنگھم سنٹرل لائبریری	۱۲۵۷F
مکرم مبارک احمد صاحب	۲۱۳۲	مکرم سید نصرت عالم صاحب	۱۳۲۵
" ایم عبید اللہ صاحب قریشی	۲۱۵۲	" غلام نبی صاحب	۱۳۴۹
" خلیفہ عبدالوکیل صاحب	۲۱۷۱F	" علی احمد صاحب	۱۴۲۷
" عبدالستار خانصاحب	۲۲۷۱	" عبدالرشید صاحب غنی	۱۵۴۴
" امان اللہ خان صاحب	۲۲۷۸	" ڈاکٹر برکات احمد صاحب F	۱۵۵۹
" عبدالرزاق صاحب	۲۳۰۸	انٹرنیشنل فری لائبریری	۱۶۲۴
" مولانا شمیم صاحب فاروقی	۲۳۱۰	مکرم پروفیسر ایم کھلا صاحب	۱۶۳۲
" ایم جمال احمد صاحب	۲۴۱۸	" محمد عنایت اللہ صاحب	۱۶۳۶
" اسد اللہ صاحب	۲۴۲۰	" ظفر اللہ سعیدی صاحب	۱۶۴۵
محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ	۲۴۹۹	" نور اللہ شریف صاحب	۱۶۴۹
مکرم محمد شمس الحق صاحب	۲۵۲۴	محترمہ سیدہ امۃ الہادی صاحبہ	۱۶۲۱
" محمد اشرف صاحب	۲۷۴۷	مکرم ظفر عالم صاحب	۱۶۵۸
" بابو حسن صاحب ٹیچر	۲۷۵۵	" نذیر احمد صاحب	۱۶۷۷
پبلک لائبریری	۲۷۵۷	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	۱۷۹۸
M.EM-NIZAM URDU TRUST LIBRARY	۲۷۶۳	" محمد اظہر الحق صاحب	۱۸۲۶
مکرم عبدالوہاب صاحب	۲۷۸۷	انجمن احمدیہ شورت	۱۸۶۸
" شیخ شمس الحق صاحب	۲۷۸۸	مکرم حکیم فضل الدین صاحب	۱۸۷۲
" شیخ کلیم الدین صاحب	۲۸۰۲	" اے۔ اے چکو ڈی صاحب	۱۹۳۶
" محمد ابراہیم خانصاحب	۲۸۱۱	" ایم۔ سی محمد صاحب	۱۹۳۷
" محمد ظفر احمد صاحب	۲۸۱۲	" الیس احمد صاحب	۱۹۳۸
" ایم شفیع اشرف صاحب	۲۸۱۶F	M/S SHOE HOME	۱۹۳۹

محترم صاحبزادہ صاحب کی مصروفیات حیدرآباد میں

مکرم میر احمد عارف صاحب نے اپنے نئے مکان میں حضرت صاحبزادہ صاحب سے دعا کرائی۔ اور بعد میں چائے اور لوازمات سے تواضع کی۔ نو بجے رات حیدرآباد بخیر و عافیت واپس پہنچے الحمد للہ علیٰ ذٰلک

محترم صاحبزادہ صاحب کا اس مرتبہ کا دورہ اس اعتبار سے خاص برکتوں کا حامل تھا کہ آپ نے کہیں جماعت کے دوستوں کے مکانات کا افتتاح فرمایا تو کہیں کارخانوں کا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود کے الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ کے پورے ہونے کی یہ بھی ایک ایمان افروز صورت بن گئی۔

بتاریخ ۴ر اگست حضرت صاحبزادہ صاحب الہ دین بلڈنگس سکندرآباد مکرم سیٹھ علی محمد صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں غیر از جماعت محترم نور محمد الہ دین صاحب جن کے والد مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور جب حضور حیدرآباد تشریف لائے تھے تو ساری بلڈنگ آپؓ کے قیام کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور حضور رضی اللہ عنہ کے لئے مختلف مقامات پر جانے کے لئے اپنی کار وقف کی تھی۔ چنانچہ مکرم نور محمد الہ دین صاحب نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ میری کوٹھی پر تشریف لے چلیں۔ میرا بچہ ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ازراہِ شفقت ان کی درخواست کو منظور فرمایا اور معہ حضرت بیگم صاحبہ تشریف لے گئے اور ان محترم نے عزیز کی صحت کے لئے پُرسوز دعا فرمائی۔

بتاریخ ۵ر اگست حضرت صاحبزادہ صاحب نے احمدیہ جوبلی ہال میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں احباب جماعت کو دلنشیں پیرایہ میں نصائح فرمائیں اور بعد نماز جمعہ مبلغ کوارٹر تشریف لے گئے اور بعض افراد کو ملاقات کا موقع دیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ۱۲ر اگست کو عادل آباد تشریف لے جانے والے ہیں۔ آپ کے ہمراہ جماعت حیدرآباد کے کثیر افراد کے جانے کا پروگرام ہے۔ وہاں وسیع پیمانہ پر جلسے کا پروگرام ہے جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر لحظ آں محترم کا حافظ و ناصر ہو۔

آمین

فہرست نمبر ۱۳

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کیلئے یعنی اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ الانور (کیرالہ)

صدر جماعت: مکرم کے محمد کٹی صاحب		سیکرٹری مال: مکرم سی محمد مانو صاحب
جنرل سیکرٹری: " کے عبدو صاحب		" تبلیغ و تربیت و تعلیم: " سی عبد الرحمٰن کٹی صاحب
سیکرٹری ضیافت: مکرم سی رفیق الدین صاحب

(۲) جماعت احمدیہ کمرونا گاپلی (کیرالہ)

صدر جماعت: مکرم بی علیار کنجو صاحب		سیکرٹری تبلیغ: مکرم اے عبد الرشید صاحب
سیکرٹری مال و وقف جدید و تحریک جدید: مکرم کے علی کنجو صاحب		جنرل سیکرٹری: " ایم علی کنجو صاحب
		سیکرٹری جائیداد: " کے محمد کنجو صاحب
سیکرٹری ضیافت: " ایم ابراہیم صاحب		" تعلیم و تربیت: " آئی محمد کنجو صاحب
امام الصلوٰۃ: " ایم محی الدین کنجو صاحب		آڈیٹر: " پی اے محمد کنجو صاحب

(۳) جماعت احمدیہ کوریل (کشمیر)

صدر جماعت: مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل		محاسب: مکرم ماسٹر عبد المجید صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم عبد الاحد بیگ صاحب		سیکرٹری مال: " بشیر احمد خان صاحب
" امور عامہ: " غلام احمد صاحب نائیک		" جائیداد: " حبیب اللہ صاحب بٹ
" تعلیم: " نور احمد صاحب فاضل		" ضیافت: " عبد الستار صاحب شاہ
امین: " عبد الرزاق صاحب بٹ

(۴) جماعت احمدیہ چک ابراہیم (کشمیر)

صدر جماعت: مکرم شیخ عبد الحمید صاحب شیخ		نائب سیکرٹری مال: مکرم صادق احمد صاحب
نائب صدر: " عبد الستار صاحب بون		سیکرٹری امور عامہ: " نذیر احمد خان صاحب
سیکرٹری مال: " محمود احمد صاحب قریشی		امام الصلوٰۃ: " صادق احمد خان صاحب
" تعلیم و تربیت: " صادق احمد خان صاحب		امین: " شیخ عبد الحمید صاحب

اخبار قادیان

قادیان ۹ راگست مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان قریباً دو ماہ پاکستان میں قیام کرنے کے بعد آج واپس آ گئے۔ مورخہ ۱۰؍۸ کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری صاحب نے احباب کرام کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگوں کا محبت بھرا پیغام سلام پہنچایا اور ربوہ کے روحانی حالات سنائے۔

ولادت • برادرم اقبال احمد صاحب مستانہ دربار اگر بتی سکندر آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴؍۷ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ برادرم اقبال احمد صاحب نے اس خوشی میں۔ اعانتہ بدر میں مبلغ ۵ روپے اور درویش فنڈ میں مبلغ ۵ روپے اور شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۵ روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت اور ترقی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ محمود احمد امینی سکندر آباد

رمضان المبارک میں درس قرآن مجید و حدیث شریف کا پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ صیام میں حسب سابق قادیان میں درس قرآن مجید اور درس حدیث شریف کا انتظام مندرجہ ذیل ہوگا۔

(۱) درس قرآن مجید: مسجد اقصیٰ میں بعد نماز ظہر و عصر روزانہ بہ تفصیل ذیل علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ درس دیں گے۔

نام درس دہندہ	تاریخ رمضان	مقررہ سورتیں
مکرم مولوی منظور احمد صاحب ظفر فاضل	۱ تا ۴	سورۃ فاتحہ تا آخر آل عمران
" مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل	۵ تا ۸	" النساء تا الاعراف
" مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل	۹ تا ۱۱	" انفال تا ہود
" مولوی منیر احمد صاحب خادم فاضل	۱۲ تا ۱۴	" یوسف تا کہف
" مولوی محمد یوسف صاحب فاضل	۱۵ تا ۱۷	" مریم تا الفرقان
" مولوی بشیر احمد صاحب طاہر فاضل	۱۸ تا ۲۰	" شعراء تا الاحزاب
" مولوی ظہیر احمد خادم فاضل	۲۱ تا ۲۳	" سبا تا حٰم سجدہ
" مولوی جاوید اقبال صاحب اختر فاضل	۲۴ تا ۲۶	" شوریٰ تا الحدید
" مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ	۲۷ تا ۲۹	" مجادلہ تا ختم القرآن

(۲) درس حدیث: نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی روزانہ حدیث شریف کا درس دیا کریں گے اور صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ درس دیں گے
نماز فجر کے بعد مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل درس دیں گے اور ان کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل درس دیا کریں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیڈر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل		چپل پروڈکٹس کانپور
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز		مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر سائیکل - موٹر کار - سکوٹرس کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
G.I.T. COLONY,
MADRAS. 600007.
PHONE NO 76360.

رمضان المبارک میں

صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی!

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آگیا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں اور جو کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں کمی رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے آمین!

مرزا وسیم احمد
امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

لکھنؤ میں

جماعتِ احمدیہ اُتّر پردیش کی گیارھویں سالانہ کانفرنس

بتاریخ ۲، ۳ / اخاء / اکتوبر ۱۳۵۶ ہش ۱۹۷۷ء

مہمانِ خصوصی: صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

زیرِ صدارت: الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد دکن

افتتاح: الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ فرمائیں گے

مرکزی مقررین کرام کے علاوہ جناب ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی صدر شعبہ اسٹرونومی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن اور "آزاد نوجوان" کے ایڈیٹر جناب محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں۔

اُتّر پردیش کی جماعتوں سے بالخصوص اور دیگر احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ کانفرنس میں خود بھی شریک ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ہمراہ لا دیں اور اس روحانی اجتماع سے فائدہ اٹھائیں۔ جملہ وارین و صادرین کے قیام و طعام کی ذمہ داری مجلس استقبالیہ پر ہوگی۔ البتہ موسم کے مطابق بستر اپنے ہمراہ لا دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر طرح بابرکت کرے۔

پتہ:
C/O AHMADI & CO
BAHADURGANJ
SHAHJAHANPUR-242001 (U.P.)

خاکسار
عبد الحی فضل صدر مجلس استقبالیہ

قادیان میں یومِ آزادی کی پُرمسرت تقریب

جھنڈا لہرانے کی رسم جناب سردار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ نے ادا کی!

قادیان ۱۵ اگست آج میونسپل کمیٹی قادیان کے وسیع ہال میں یومِ آزادی کی تقریب پورے شان کے ساتھ منائی گئی۔ اس قومی تقریب میں جماعتی روایات کے مطابق خاصی تعداد میں احباب نے شرکت کی جماعتِ احمدیہ کے دیگر احباب کے علاوہ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و قائمقام ناظر اعلیٰ۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ محترم فضلِ الٰہی خانصاحب نائب ناظر امور عامہ اور محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری و میونسپل کمشنر نے اس تقریب میں شرکت کی۔

باوجود بارش کے پونے ۹ بجے کے قریب پنجاب اسمبلی میں حلقہ قادیان کے منتخب ایم ایل۔ اے جناب سردار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور پولیس گارڈ نے سلامی دی۔ سکول کے بچوں نے راشٹریہ گیت گایا اس کے بعد دیس پیار کے گیت گائے گئے۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ایک برجستہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں ہی سب سے اونچا پہاڑ ہے اس کی سب سے اونچی چوٹی پر ہندوستان کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ جو اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ ہندوستان کا مقام سب ملکوں سے اونچا ہے اس کے مطابق ہم سب ہندوستان میں رہنے والوں کو ہر میدان میں خواہ سیاسی ہو یا اخلاقی تجارتی ہو یا صنعتی تمام دیگر ممالک سے اونچا ہونا چاہیئے۔ اور آج کے تاریخی دن کے لئے جن ہم وطنوں نے قربانیاں دیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے اور ان کی بہترین یاد یہ ہے کہ ہم سب اپنی ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہوں جن کا اس وقت ملک تقاضا کر رہا ہے۔ اس کے بعد سردار مہندر سنگھ صاحب ایم ایل اے نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ۲۶ مارچ ۱۹۷۷ء سے پہلے دراصل ہم آزاد نہیں تھے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں کسی چیز کی آزادی نہیں تھی۔ اب جنتا سرکار کے برسرِ اقتدار آنے پر ہم آزاد ہوئے ہیں ایسے موقع پر ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں اور جن لوگوں نے ملک کے لئے قربانیاں دیں اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ میونسپل کمشنر نے آخر پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور قریباً ۱۰½ بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار)

درخواست ہائے دُعا

میری بڑی بیٹی عزیزہ سیدہ امۃ القدوس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال ایم اے پارٹ فرسٹ میں اور دیگر بچے دوسرے امتحانوں میں کامیاب ہوئے۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آئندہ نمایاں کامیابیوں سے نوازے آمین۔ اس خوشی میں بندہ نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ۔ پانچ روپے مساجد فنڈ اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے نیز بچوں نے خود بھی اپنے طور پر مساجد اور اعانتِ بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کئے۔ خاکسار سید شہامت علی ساحقیہ رتن قادیان

(۲) مکرم غلام احمد صاحب کیرنگ اڑیسہ سے ملازمت ملنے کے لئے اور مکرم محمد دیان صاحب بنگال سے اپنی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ان ہر دو احباب نے اعانتِ بدر میں دس دس روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار شرافت احمد خان قادیان

رمضان المبارک صدقات وخیرات کا مہینہ ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان